فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

SHAR'EE COUNCIL OF INDIA BAREILLY SHARIF

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

گیارہواں فقہی سیمینار
۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء

موضوع: ۲

قربانی اور اس کی ٹھیکہ داری کا شرعی حکم

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتیٔ اعظم ہند جگرگوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری**

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات وخدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

قربانی اور اس کی ٹھیکہ داری کا شرعی حکم

پہلے حکومت کے کاموں میں ٹھیکے داری چل رہی تھی رفتہ رفتہ عام لوگوں کے بہت سے کام مثلاً مکانات کی تعمیر اور شادی بیاہ کے انتظامات وغیرہ میں بھی ٹھیکے داری کا معاملہ عام ہو گیا ہے بلکہ معاملات تک ہی محدود نہ رہا، عبادات کے کاموں میں بھی شروع ہو گیا ہے ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں عام طور پر چھوٹے جانور مثلاً بکرے وغیرہ کی قربانی میں ٹھیکے داری نہیں ہوتی ہے بلکہ لوگ خود ہی اپنے طور پر قربانی کرتے ہیں، لیکن بڑے جانوروں کے قربانی میں ٹھیکے داری کا کام کثرت سے ہونے لگا ہے۔

بعض تنظیموں کے زیر اہتمام قربانی بینک قائم کر لیا گیا ہے اور بعض لوگ بینک قائم کئے بغیر نجی طور پر قربانی میٹ ٹھیکے دارہ کام کرتے ہیں ،اس کا طریقہ کچھ اس طرح ہے، کہ ٹھیکے داری کی طرف سے بڑے جانوروں کے ساتویں حصہ کے لئے رقم کی ایک مقدار مقرر کر دی جاتی ہے مثلاً ایک حصہ تین ہزار روپے کا، لوگ مقررہ رقم دیکر اپنا حصہ بک کرا لےتے ہیں، اور اپنا نام درج کرا دیتے ہیں، قربانی میں کتنا صرفہ آیا؟ قربانی کے بعد رقم بچی یا نہیں؟ یا مقررہ رقم سے زائد صرف ہوا، اور قربانی کی کھال کا کیا ہو گا؟ ان تمام باتوں سے رقم دہندہ کو کوئی مطلب نہیں بلکہ قربانی کے بعد بچی ہوئی رقم قربانی کرنے والے ٹھیکے دار لے لیتے ہیں اور اسی مقصد سے زائد رقم مقرر کرتے ہیں، ٹھیکے داروں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ مقررہ رقم سے کم میں قربانی کا کام پورا ہو جائے اور اس راہ سے ان کو کثیر منافع حاصل ہوں بلکہ بعض ٹھیکے دار کثرت منافع کی غرض سے بہت ہی کمزور قسم کا جانور خریدتے ہیں۔

بعض مدارس کے زیر اہتمام بھی قربانی کا کام کیا جاتا ہے، بعض مدارس والے مصارف کا پورا حساب رکھتے ہیں اور قربانی سے بچی ہوئی رقم ،رقم دہندہ کو واپس کر دیتے ہیں، مدرسہ کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ کھال مدرسہ کو مل جاتی ہے، بعض مدرسہ والے پہلے سے یہ قرارداد کر لیتے ہیں کہ جو رقم بچے گی وہ مدرسہ کی ہو گی اور بعض لوگ یہ طے کئے بغیر ہی باقی ماندہ رقم خود لے لیتے ہیں، بعض لوگ قربانی کی رقم مقرر کرنے میں یہ تفصیل رکھتے ہیں کہ اگر قربانی کرنے والے کو گوشت چاہیے تو ایک حصہ کی رقم مثلاً تین ہزار روپے ہو گی اور گوشت نہیں چاہیے تو ایک حصہ کی رقم مثلاً آٹھ سو روپے ہو گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ قربانی کرانے والے ٹھیکے دار جانور خریدتے وقت عام طور سے یہ طے نہیں کرتے ہیں کہ کونسا جانور کن شرکاء کے لئے خریدا جارہا ہے بلکہ وہ ایک طرف سے جانور خریدتے جاتے ہیں، اس طرح ان خریدے ہوئے جانوروں میں کس شخص کا حصہ کس جانور میں ہے وہ خریداری کے وقت متعین نہیں ہوتا ہے ایسے جانوروں کو ذبح کرتے وقت سات سات حصہ داروں کا نام لکھ کر ایک ایک جانور کو ذبح کرتے جاتے ہیں اور دعا پڑھتے جاتے ہیں اور اس جانور کا گوشت انھیں سات لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں جن کے نام سے وہ جانور ذبح کیا جاتا ہے ان شرکاء کے عقائد بھی معلوم نہیں ہو پاتے ہیں، بعض افراد اپنے جانوروں کو قصائی سے ذبح کراتے اور گوشت کٹواتے ہیں اور اس کے عوض میں کھال قصائی کو دیدیتے ہیں۔

حج کے موقعہ پر بھی قربانی کے لئے ٹھیکے داری کا عمل جاری ہے کچھ لوگ وہاں کی حکومت کی طرف سے مقررہ رقم سعودی حکومت کے قربانی بینک میں جمع کر دیتے ہیں اور بینک کی طرف سے قربانی کا وقت متعین کر دیا جاتا ہے، رقم جمع کرنے والے کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا ہے کہ اس کی قربانی متعین وقت میں ہوئی یا نہیں؟ اسکے باوجود وہ معین وقت کے بعد حلق یا قصر کرا لیتا ہے نیز بسا اوقات وہ مقررہ وقت سے پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی نہیں کر پاتا۔

حکومت کے علاوہ بعض افراد بھی ٹھیکے داری کا کام کرتے ہیں، یہ لوگ بھی پہلے ہی سے رقم طے کر دیتے ہیں اور لوگ ٹھیکیداروں کو مقرر رقم جمع کر دیتے ہیں، بعض ٹھیکے دار اس بات کا اہتمام کرتے ہیں کہ بہت سی رقم جمع کرنے والے افراد کی طرف سے انکے ایک یا دو نمائندہ کو قربانی کی جگہ بلا کر اس کے سامنے قربانی کرا دیتے ہیں اور بعض یہ اہتمام نہیں کرتے بلکہ ان حجاج یا ان کے نمائندہ کی غیر موجودگی میں قربانی کا عمل کرتے ہیں، واقعۃً وہ قربانی کرتے ہیں یا نہیں، اگر کرتے ہیں تو کب کرتے ہیں کچھ معلوم نہیں ہو پاتا ہے، اسطرح یہ پتہ نہیں چل پاتا ہے کہ رمی قربانی سے پہلے کر لی ہے یا نہیں؟ اور نہ ہی یہ معلوم ہو پاتا ہے کہ حلق یا قصر سے پہلے قربانی ہو چکی ہے یا نہیں؟ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ بعض ٹھیکیدار رقم دہندہ کو موبائل کے ذریعے یہ بتا دیتے ہیں کہ اب احرام اتار لو، تمہاری قربانی ہو گئی ہے اور وہاں معاملہ کچھ اور ہوتا ہے جب کہ حج تمتع اور قران کرنے والے پر واجب ہے کہ رمی، قربانی اور حلق یا قصر تینوں کا ترتیب وار کرے۔

ھدایہ اولین میں ہے: فیبتدی بجمرة العقبة فیرمیها من بطن الوادی بسبع حصیات مثل حصی الخذف لان النبی علیه السلام لما اتی منی لم یعرج علی شیء حتی رمی جمرة العقبة ۔۔۔۔۔ ثم یذبح ان احب ثم یحلق اویقصر لما روی عن رسول الله ﷺ انه قال ان اول نسکنا فی یومنا هذا ان نرمی ثم نذبح ثم نحلق ولان الحلق من اسباب التحلل و کذا الذبح حتی یتحلل به المحصر فیقدم الرمی علیهما ثم الحلق من محظورات الاحرام فیقدم علیه الذبح وانما علق الذبح بالمحبة لان الدم الذی یاتی به المفرد تطوع والکلام فی المفرد۔ (ص ۲۲۹، ۲۳۰)

در مختار میں ہے: ثم بعد الرمی ذبح ان شاء لانه مفرد ثم قصر ۔۔ وحلقه لکل افضل۔ (ج۳ ص ۵۳۴)

ردالمحتار میں ہے: قوله لانه مفرد تعلیل لما استفید من التخییر بقوله "ان شاء" والذبح له افضل، ویجب علی القارن والمتمع۔ (ایضا مصدر سابق)

ولو ان ثلثة نفر اشتری کل واحد منهم شاة للاضحیة احدهم بعشرة والاخر بعشرین والاخر بثلثین وقیمة کل واحد مثل ثمنها فاختلطت حتی لایعرف کل واحد شاته بعینها اصطلحوا علی ان یأخذ کل واحد منهم شاة یضحی اجزأتهم دویتصدق صاحب الثلاثین بعشرین وصاحب العشرین بعشرة ولایتصدق صاحب العشرة بشیء وان اذن کل واحد منهم ان یذبحها عنه اجزأته ولاشیء علیه کما اضحی اضحیة غیره بغیر امره۔ (در مختار ج۳ ص ۴۷۳)

بدائع الصنائع میں ہے: ومنها ان تجزئ فیها النیابة فیجوز للانسان ان یضحی بنفسه وبغیر اذنه لانها قربة تتعلق بالمال فتجزی فیها النیابة کاداء الزکاة وصدقة الفطر ولان کل واحد لایقدر علی مباشرة الذبح بنفسه خصوصا النساء فلولم تجزی الاستنابة لادی الی الحرج وسواء کان الماذون مسلما او کتابیا حتی لو امر مسلم کتابیا ان یذبح اضحیته یجزیه۔ (ج۴ ص ۲۰۰)

بہار شریعت میں ہے۔ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہیے اگر کسی مجوسی یا دوسرے مشرک سے قربانی کا جانور ذبح کرا دیا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ جانور حرام و مردار اور کتابی سے قربانی کا جانور ذبح کرانا مکروہ ہے۔(حصہ ۱۵ص ۱۴۳)

گائے کے شرکاء میں ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوگی۔

(ج ۱۵ ص ۱۴۳)

قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دیا جاسکتا کہ اسکو اجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔(ج ۱۵ ص ۱۴۵)

اس تفصیل کے بعد اہل فقہ وافتاء حضرات کی بارگاہ میں اس تعلق سے درپیش مسائل میں رہنمائی کی درخواست ہے، تمام پہلوؤں پر غور وفکر فرماکر مندرجہ ذیل تنقیح طلب سوالات کے جوابات تحریر فرماکر امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائیں گے۔

سوالات:

(۱) قربانی کے لئے بینک قائم کرنے اور اس کے لئے ٹھیکداری کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) قربانی کے لئے رقم کی مقدار مقرر کرکے ٹھیکہ دینے لینے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

(۳) قربانی کی کھال کے عوض ٹھیکہ دینے یا گوشت کٹوانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۴) قربانی بینک میں یا ٹھیکیدار کو رقم جمع کردینے سے صاحب نصاب پر واجب قربانی نیز حج تمتع و قران میں واجب قربانی سے بریٔ الذمہ ہو گا یا نہیں؟

(۵) قربانی بینک یا ٹھکیدار کی طرف سے مقرر کردہ وقت کے بعد حلق یا قصر کرنے نیز احرام اتارنے کا کیا حکم ہو گا؟ اور وقت مقرر سے پہلے رمی جمار نہ کرسکا تو کیا حکم ہو گا؟ دم واجب ادا ہو گا یا نہیں؟ رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب معلوم نہ ہونے کی صورت میں شرعاً کیا حکم ہو گا؟

(۶) بڑے جانوروں کے شرکاء اور ذبح کرنے والوں کے عقائد معلوم نہ ہونے کی صورت میں قربانی کا کیا حکم ہو گا؟

(۷) خریدتے وقت شرکاء کی تعیین نہ کرنے کی صورت میں شرعاً کیا حکم ہو گا؟

مفتی قاضی شہید عالم
استاذ و مفتی جامعہ نوریہ رضویہ
رکن شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

قربانی اور اس کی ٹھیکہ داری کا شرعی حکم

فیصلہ و تجویز: قربانی اور اس کی ٹھیکہ داری کا شرعی حکم

(۱) قربانی بینک والے اور ٹھیکے دار جانوروں کے خریدنے اور قربانی کرنے میں قربانی کرنے والے کے وکیل ہوتے ہیں۔ اور ایسی وکالت شرعاً جائز ہے بشرطیکہ قربانی کے تمام شرکا و ذابح سنی صحیح العقیدہ ہوں۔ درمختار میں ہے: "**التوکیل صحیح بالکتاب والسنة وهو اقامة الغير مقام نفسه في تصرف جائز معلوم**" (جلد ۸ صفحہ ۲۴۱)

بعض صورتوں میں یہ اجارہ پر بھی مشتمل ہوتی ہے کالسمسرۃ۔ اس ضمن میں دو شقیں یہ سامنے آئیں کہ ٹھیکہ دار جانور کو کبھی شرکا (شریک معین) کی طرف سے خرید لیتا ہے اور کبھی ٹھیکیدار پہلے ہی سے جانور خرید کر رکھ لیتا ہے بعد میں شرکا تلاش کر کے قربانی کرتا ہے۔ ان دو صورتوں کا فیصلہ یہ ہوا کہ اگر ٹھیکیدار نے متعین جانور کسی کیلئے خریدا اور اس کے حکم سے قربانی کرائی تو بالاتفاق وہ قربانی صحیح ہوئی۔ اور اگر ٹھیکیدار جانور پہلے سے خریدے تو وہ ٹھیکیدار ہی اس کا مالک ہے اب تاوقتیکہ جن کے نام سے قربانی کرنی ہے وہ خود متعین جانور اس سے نہ خریدیں، قربانی نہ ہوگی۔ یا یہ کہ قربانی والا (مضحی) کسی کو وکیل شرا بنائے یا ٹھیکہ دار قربانی کرنے والے کے حکم سے کسی کو وکیل شرا مقرر کرے۔ اور وہ وکیل شرا متعین جانور کو خرید کر قربانی کرے یا قربانی کا حکم دے تو قربانی صحیح ہوگی ورنہ نہیں۔ (اس مسئلے کے فقہی جزئیات جواب نمبرے میں آئیں گے)

(۲) قربانی کے لئے رقم کی مقدار مقرر کر کے ٹھیکہ لینا، دینا جائز ہے، اگر قربانی پر مقررہ رقم سے زائد خرچ ہوا تو مضحی (قربانی کرنے والا) اسے ادا کرے۔ اور اگر کچھ رقم قربانی اور اس کے مصارف سے بچ گئی تو اگر وہاں کا عرف واپسی کا ہے تو مضحی (جس کی طرف سے قربانی ہوئی ہے) کو واپس کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر مضحی کسی خاص یا عام مصرف خیر میں خرچ کرنے کی اجازت دے تو اس کے مطابق خرچ کیا جائے۔ اگر یہ عرف ہے کہ باقی ماندہ رقم واپس نہیں کی جاتی ہے تو ٹھیکیدار لے سکتا ہے۔ لیکن اگر عرف کے خلاف پہلے ہی سے مضحی نے باقی رقم واپس لینے کی شرط کر دی ہو تو ٹھیکیدار پر واپسی لازم ہے۔ **فان المعروف كالمشروط وانّ الصريح يفوق الدلالة**۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) قربانی کی کھال کے عوض ٹھیکہ دینا یا گوشت کٹوانا شرعاً ممنوع و ناجائز ہے کہ یہ تمول کے لئے معنی بیع میں ہے درمختار میں ہے: "**لا يعطى اجر الجزار منها لانه كبيع واستفيدت من قوله عليه الصلاة والسلام من باع جلد اضحيته فلا اضحية له**" ردالمحتار میں ہے: "**لان كلا منها معاوضة لانه انما يعطى الجزار بمقابلة جزره والبيع مكروه فكذا ما في معناه كفاية**" (ج ۹ ص ۴۷۵ کتاب الاضحیۃ)

ہدایہ میں ہے: "**ولا يعطى اجر الجزار من الاضحية لقوله عليه الصلاة والسلام لعلى رضى الله عنه تصدق بجلالها و خطامها ولا تعط اجر الجزار منها شيئا والنهى عنه نهى عن البيع ايضا لانه في معنى البيع**" (ہدایہ ج ۴ ص ۴۵۰ کتاب الاضحیۃ)

ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد ۸ صفحہ ۴۷۹ مطبع سنی دار الاشاعت میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) قربانی بینک میں یا ٹھیکیدار کو رقم جمع کر دینے سے موجودہ حالات میں صاحب نصاب کا اپنی واجب قربانی سے ، اسی طرح حج تمتع و قران میں حاجی کا واجب قربانی سے بری الذمہ ہونا محض محتمل ہے ، مظنون و متیقن نہیں کیوں کہ رقم جمع کرنے والے کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ اس کی قربانی متعین وقت پر ہوئی یا نہیں یا یہ کہ سرے سے قربانی ہی نہیں ہوئی۔ اسی طرح یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ رمی قربانی سے پہلے کر لی ہے، نہ ہی معلوم ہو پاتا ہے کہ حلق یا قصر سے پہلے قربانی ہو چکی ہے خصوصا سعودی قربانی بینکوں میں ہر گز قربانی کی رقم نہ دی جائے کہ وہ بالعموم وہابیہ سے ذبح کراتے ہیں جو اپنے مذہب کے مطابق افعال حج و دیگر عبادات کو انجام دینے کے سلسلے میں حجاج پر جبر بھی کرتے ہیں۔ جبکہ حج تمتع و قران والے حاجی پر واجب ہے کہ قربانی سے پہلے رمی کرے پھر قربانی کرے پھر حلق یا قصر کرے۔ ہاں اگر کوئی ایسی تنظیم یا ادارہ یا ایسا فرد ہو جو لائق اعتماد ہو اور قربانی کی رقم جمع کرنے والے کو بھی اس کے حالات کے پیش نظر ذاتی طور پر اطمینان کافی ہو اور وہ قربانی ہو جانے کی اطلاع دیدے تو یہ صورت اب احتمال سے ظن غالب ملحق بالیقین کے درجہ میں داخل ہو گی، اور حاجی یا قربانی کرنے والے کو شرعاً بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔ پھر بھی اگر بعد میں معلوم ہوا کہ قربانی افعال حج میں ترتیب کے خلاف ہوئی ہے تو دم واجب ہو گا۔ ہدایہ میں ہے:"

فیبتدی بجمرۃ العقبۃ فیرمیھا من بطن الوادی بسبع حصیات مثل حصی الخذف لان النبی علیہ السلام لما آتی منیٰ لم یعرج علیٰ شیٔ حتی رمیٰ جمرۃ العقبۃ ۔ ثم یذبح ان احب ثم یحلق او یقصر لما روی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال انّ اوّل نسکنا فی یومنا ھٰذا ان نرمی ثم نذبح ثم نحلق، ولان الحلق من اسباب التحلل و کذا الذبح حتی یتحلل بہ المحصر فیقدم الرمی علیھما ثم الحلق من محظورات الاحرام فیقدم علیہ الذبح وانما علق الذبح بالمحبۃ لان الدم الذی یأتی بہ المفرِد تطوع والکلام فی المفرد" ملخصاً۔ (ہدایہ اولین ص ۲۴۹ / ۲۵۰)

ردالمحتار میں ہے:"ویجب (الذبح) علی القارن والمتمتع" (ج ۳ ص ۵۳۴ کتاب الحج) واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اگر وجوب قربانی کی ادائیگی سے بری الذمہ ہونا محض محتمل ہو تو ٹھیکیدار کی طرف سے مقرر کردہ وقت کے بعد متمتع، قارن و محصر کو حلق یا قصر کرنے نیز احرام اتارنے کی اجازت نہ ہو گی۔ اور اگر ظن غالب ہو تو جائز ہو گا۔ ظن غالب کی ایک صورت مثلاً یہ ہے کہ کسی قابل اعتماد شخص نے خبر دی یا ٹھیکیدار پابند شرع ہے اس نے معتبر ذریعے سے خبر دیدی کہ قربانی ہو گئی۔۔ جس صورت میں بری الذمہ ہونے کا محض احتمال ہو اس میں دم واجب ہو گا اور اگر ظن غالب ہو تو دم واجب نہ ہو گا۔ اور حاجی (متمتع، قارن، محصر) بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) جس آبادی میں سنی صحیح العقیدہ لوگ رہتے ہوں وہاں قربانی صحیح ہو جائے گی اگرچہ شریک یا ذابح کے عقائد کی تحقیق نہ ہو۔ کہ ظاہر حال سنی صحیح العقیدہ ہونے کا ہے۔ والحکم علی الظاھر واللہ یتولی السرائر ۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) جس آبادی میں ایسے بدمذہب بھی رہتے ہوں جن کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہوئی ہے خواہ کفر کلامی ہو یا فقہی مگر اکثریت وغلبہ سنی صحیح العقیدہ لوگوں کا ہے تو ظاہر حال کے مطابق قربانی کی صحت کا حکم ہو گا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ ذابح یا شریک کے عقائد کی تحقیق کر لے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۳) جس آبادی میں غلبہ بدمذہب کا ہو تو وہاں ذابح یا شریک کی صحت عقائد کی تحقیق کے بغیر قربانی جائز نہ ہو گی۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۴) اگر قربانی کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ مشترک جانور میں کوئی مذکورہ بد مذہب شامل ہو گیا یا اس نے ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح نہ ہو گی۔ اگر ایام قربانی باقی ہیں تو پھر سے قربانی کرنا واجب ہے ورنہ اتنی رقم کا تصدق لازم۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے "قادیانی صریح مرتد ہیں ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے اور غیر مقلد وہابیہ پر بوجوہ کثیرہ الزام کفر ہے۔ ان میں جو منکر ضروریات دین ہیں وہ تو بالاجماع کافر ہی ہیں ورنہ فقہائے کرام ان پر حکم کفر فرماتے ہیں اور ذبیحہ کا حلال ہونا نہ ہونا حکم فقہی ہے۔۔۔ جمہور فقہائے کرام کے قول پر حرام و مردار کا کھانا ہو گا"۔(ج۸ص۳۳۳سنی دارالاشاعت مبارکپور)

درمختار میں ہے:"ان كان شريك الستة نصرانياً او مريد اللحم لم يجز عن واحد منهم "(ج۹، کتاب الاضحیۃ)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) شرکا کی تعیین نہ کرنے کی صورت میں قربانی شرعاً درست نہ ہو گی۔ ان جانوروں کا مالک وکیل (ٹھیکیدار) ہو جائیگا کیوں کہ وکیل نے موکل کی توکیل کی شرط کے خلاف خریداری کی۔ موکل نے قابل قربانی ایک پورے حصے کے خریدنے کا وکیل کیا تھا، نہ کہ بطور مشاع تمام خریدے ہوئے جانور میں سبع (ساتویں حصے) سے کم کا، اور اپنی ملک کا جانور دوسرے کی طرف سے کرنے پر قربانی صحیح نہ ہو گی۔ ہاں اگر ایک ایک جانور کو نام بنام خریدے تو قربانی درست ہو جائے گی کہ اس میں موکل ہی مالک ہو گا، اور وکیل نے اس کی اجازت سے قربانی کی۔ لہٰذا واجب ادا ہو گیا۔ فتاویٰ قاضیخاں میں ہے:"رجل ضحى بشاة نفسه عن غيره لا يجوز ذالك سواء كان بامره او بغير امره لانه لا وجه لتصحيح الاضحية عن الآمر بدون ملك الآمر والملك للآمر لا يثبت الا بالقبض ولم يوجد القبض لا من الآمر ولا من نائبه"(ج۳ص۳۵۲کتاب الاضحیۃ)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:" ذكر فى فتاوىٰ ابى الليث رحمه تعالىٰ اذا ضحى بشاة نفسه عن غيره بامر ذالك الغير او بغير امره لا تجوز لانه لا يمكن تجويز التضحية عن الغير الا باثبات الملك لذالك الغير فى الشاة ولن يثبت الملك له فى الشاة الا بالقبض ولم يوجد قبض الامر هٰهنا بنفسه ولا بنائبه كذا فى الذخيرة"(ج۵ص۳۰۲کتاب الاضحیۃ) واللہ تعالیٰ اعلم

❋ ❋ ❋